تحقیق و تنقید مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی

سالارِ فوج مغفورٌ لَّھُمْ کون تھا؟

اصحابِ تحقیق سے معذرت کے ساتھ!

چند ماہ پیشتر "اَوَّلُ جَیْشٍ" کے تحت جہادِ قسطنطنیہ میں یزید کی شمولیت و عدمِ شمولیت اور قیادت پر طبع آزمائی شروع ہوئی، تو اس کے باعث قارئین میں اضطراب کا تموج پیدا ہوا اور مختلف زبانیں استعمال ہونے لگیں۔ جناب اللہ یار صاحب کی تحقیق یہ تھی کہ یزید اس لشکر میں شامل نہ تھا ——— ان کا یہ مضمون ہفت روزہ "اہلحدیث" میں شائع ہوا۔ اس پر محترم صاحبزادہ برق التوحیدی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ اور حتی الوسع یزید کو لشکرِ مغفور کا سالار ثابت کرنے کی کوشش کی مگر مختلف مقامات پر موصوف کی تضاد بیانی نے مضمون کی افادیت کو مجروح کر دیا۔

گو اس موضوع پر مجھ ایسے ناچیز کو صفحۂ قرطاس پر نوکِ قلم کو جنبش دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی، مگر حقیقت کی پائمالی کو ستم ظریفی خیال کرتے ہوئے چند سطور پیشِ خدمت ہیں ——— وباللہ التوفیق!

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے گھر بیداری کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لشکروں کو غیر مشروط طور پر مغفرت کی بشارت سے سرفراز فرمایا۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۶ جزء ثانی طبع مصر)

بخاری شریف ہی میں ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدریوں کی مغفرت کا اعلان فرمایا:

"اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ!"

(ص۶ جزء ثالث طبع مصر)

کہ "جو چاہو کرو، میں (اللہ) نے تمہیں بخش دیا۔"

—— اب نہ تو میدانِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے بدریوں کو یہ پیغام سنایا کہ تم مغفور ہو، اور نہ ہی بلادِ روم میں قسطنطنیہ کی فوج کو، بلکہ یہ دونوں بشارتیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق، جب اس نے چاہا، پیغمبر علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنائی گئیں۔ جبکہ آپؐ کے متعلق قرآنِ مجید نے بیان فرمایا ہے کہ:

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى!"

(النجم)

؎ مصطفٰی ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

نیز ایک موقع پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو فرمایا تھا کہ "جو کچھ میں کہوں اسے لکھ لیا کرو" —— اس لیے کہ:

"لَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا الْحَقُّ۔"

(سنن الدارمی عن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ص۱۰۳ طبع ملتان)

یعنی "اس (زبان) سے صرف حق ہی نکلتا ہے!"

لہٰذا ہر دو مقامات پر خوشخبری دیئے جانے والے مجاہدین یقیناً مغفور ہیں —— دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ فتح الباری میں زیرِ حدیث "يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ ......" مرقوم ہے کہ:

"قَالَ الْمُهَلَّبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ وَلِوَلَدِهٖ يَزِيْدَ۔ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ غَزَا مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ۔ الخ!" (فتح الباری)

(مطبوعہ مصر و ریاض ص۱۰۲/۶)

مولانا احمد علی سہارنپوری نے بھی مذکورہ حدیث کے تحت (صحیح بخاری ص۱/۴۱۰) حاشیہ پر یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ اور یہی الفاظ خیر الباری، عمدۃ القاری (ص۱۹۹/۱۴ طبع بیروت) اور قسطلانیؒ میں بھی

موجود ہیں۔

ترجمہ یہ ہے:

"مہلب نے کہا، اس حدیث میں حضرت امیر معاویہؓ کی منقبت ہے کہ انہوں نے سب سے قبل بحری جنگ کا آغاز کیا۔ اور ان کے بیٹے یزید کے لیے کہ اس نے سب سے پہلے قیصر کے شہر پر حملہ کیا۔"

۲۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"وَقَدْ كَانَ يَزِيْدُ اَوَّلَ مَنْ غَزَا مَدِيْنَةَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ۔"

(البدایہ والنہایہ لابن کثیر طبع بیروت ص ۲۲۹/۸)

کہ "یزید نے ہی سب سے پہلے قسطنطنیہ پر حملہ کیا"

۳۔ اسد الغابہ میں ہے کہ:

"وَكَانَ فِي جَيْشٍ وَاَمِيْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ۔"

(اسد الغابہ مطبوعہ دار الشعب ص ۹۶/۲)

"...... اس لشکر کا امیر یزید بن معاویہؓ تھا"

۴۔ مشہور مؤرخ المسعودی نے کتاب التنبیہ والاشراف میں لکھا ہے کہ:

"اسلامی دور میں اسی ساحلِ بحر سے چل کر تین امیرانِ جیوشِ اسلامی نے (جن کے آباء خلیفہ و بادشاہ تھے) قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ سب سے اول یزید بن معاویہؓ، دوم مسلمہ بن عبد الملک اور تیسرے ہارون الرشید مہدی تھے۔" (ص ۱۴۰)

۵۔ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حاشیہ قسطلانی کے الفاظ ہیں:

"وَاسْتَدَلَّ بِهِ الْمُهَلَّبُ عَلٰى ثُبُوْتِ خِلَافَةِ يَزِيْدَ وَاَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔"

(ص ۱۰۴ جلد ۵ طبع بیروت)

(ادارہ)

"کہ "مہلب نے اس سے خلافتِ یزید، اور اس کے جنتی ہونے پر استدلال کیا ہے!"

"جب یزید نے اپنے باپ معاویہؓ کے زمانہ میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج میں حضرت ابوایوب انصاریؓ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شریک تھے۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی فوج تھی جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔ اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ "سب سے پہلی فوج میری اُمّت کی جو قسطنطنیہ پر حملہ کرے گی، وہ مغفور ہو گی"

(حسینؓ ویزید مطبوعہ کلکتہ صـ ۲۸، منہاج السنۃ صـ ۲۴۵ ج ۲ طبع مصر)

گویا امام ابن تیمیہؒ کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلی فوج جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا، اس کی قیادت یزید کے ہاتھ میں تھی۔ اسی لشکر میں حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی شامل تھے۔ چنانچہ مسند احمد میں ہے کہ:

"اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ کَانَ اَمِیْرًا عَلَی الْجَیْشِ الَّذِیْ غَزَا فِیْهِ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ۔"

(مسند احمد طبع بیروت صـ ۴۱۶/۵، البدایہ صـ ۵۹/۵)

کہ "یزید بن معاویہؓ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابوایوب انصاریؓ نے شمولیت کر کے جہاد کیا۔"

اور اکثر مؤرخین اس پر متفق ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط المتوفی ۲۴۰ھ میں ہے:

"وَفِیْهَا غَزَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ اَرْضَ الرُّوْمِ۔"

(صـ ۱۹۶ جلد اول)

کہ "اسی لشکر کے ساتھ یزید بن معاویہؓ نے ارضِ روم پر فوج کشی کی"

۲۔ طبری میں ہے کہ:

"وَفِیْهَا کَانَتْ غَزْوَۃُ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الرُّوْمَ حَتّٰی بَلَغَ قُسْطُنْطِیْنِیَۃَ وَمَعَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ۔" (طـ ۲۳۲/۵)

یعنی "یہ فوج کشی جو یزید بن معاویہؓ نے ارضِ روم پر کی، اس میں ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابوایوب انصاریؓ بھی شامل تھے"

۳۔ تاریخ ابنِ خلدون صہ ج ۳ (طبع مصر) پر مرقوم ہے کہ یزید بن معاویہؓ بحیثیت امیر الجیش اس لشکر میں شامل تھا جس میں ابو ایوب انصاریؓ تھے۔

۴۔ ابنِ سعد نے محمد بن عمران سے نقل کیا ہے کہ جس سال یزید بن معاویہؓ نے اپنے والد کی خلافت میں قسطنطنیہ کی جنگ کی، اسی سال حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی وفات ہوئی اور یزید بن معاویہؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(طبقات ابنِ سعد اردو صہ ۴۲ جلد ۴)

۵۔ اصابہ میں ہے کہ یزید ابو ایوب انصاریؓ کی عیادت کو آتا تھا اور وہ لشکر کا سالار تھا:

"وَعَلَى الْجَيْشِ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَأَتَاهُ يَعُوْدُهُ۔"

(اصابہ صہ ۴۰۵ جلد اول طبع مصر)

۶۔ البدایہ میں ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی وصیت پر ہی یزید نے نمازِ جنازہ پڑھائی:

"وَكَانَ فِيْ جَيْشِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَإِلَيْهِ أَوْصَى وَهُوَ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔" (البدایہ صہ ۵۸/۸)

کہ "(ابو ایوب انصاریؓ) یزید بن معاویہؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ اسی کو آپؓ نے (نماز جنازہ پڑھانے کی) وصیت کی اور اسی (یزید) نے آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی!"

۷۔ استیعاب میں ہے کہ:

"وَكَانَ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ حُرُوْبِ كُلِّهَا ثُمَّ مَاتَ بِالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مِنْ بِلَادِ الرُّوْمِ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ كَانَتْ غَزَاتُهُ تَحْتَ رَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كَانَ أَمِيْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔" (۱۵۷/۱)

یعنی "حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کی۔ اور خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں

رومی شہروں میں وفات پائی۔ اس جنگ میں لشکر کی کمان یزید بن معاویہؓ کے ہاتھ میں تھی۔"

۸۔ روض الانف میں ہے کہ:

"سنہ ۵۰ھ میں جب یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا گیا تو حضرت ابوایوب انصاریؓ کی وفات ہوئی۔ اور انہوں نے یزید کو وصیت فرمائی تھی کہ مجھے بلادِ روم کے بہت ہی قریب دفن کیا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان کی وصیت کے پیشِ نظر انہیں بلادِ روم کے قریب دفن کر دیا۔ جب رومیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہا "یہ تم کیا کر رہے ہو؟" یزید نے جواب دیا کہ "پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ابوایوب انصاریؓ کو دفن کر رہے ہیں۔" اس پر رومیوں نے کہا "تم کس قدر احمق ہو، کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ ہم تمہارے جانے کے بعد قبر کھود کر اس کی ہڈیاں بھی جلا دیں گے؟" تو یزید نے کہا کہ "خدا کی قسم، اگر تم ایسا کرو گے تو یاد رکھو کہ سرزمینِ عرب میں جس قدر گرجے ہیں، ہم ان کو گرا دیں گے اور تمہاری جتنی قبریں ہیں، انہیں اکھاڑ دیں گے۔" یہ جواب سن کر رومیوں نے اپنے دین کی قسمیں کھائیں اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر کی حفاظت و احترام کا عہد کیا۔"

(ملاحظہ ہو روض الانف شرح ابنِ ہشام لامام سہیلی م ۵۸۱ھ طبع قدیم ص ۲۴۶ جلد دوم)

۹۔ عقد الفرید میں ہے کہ:

یزید نے کہا، "اگر مجھے خبر مل گئی کہ تم نے اس قبر کو توڑا پھوڑا یا لاش کا مُثلہ کیا، تو یاد رکھو، سرزمینِ عرب پر ایک نصرانی کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا۔ اور نہ ہی کسی گرجا گھر کو منہدم کئے بغیر چھوڑوں گا۔"

(العقد الفرید ص ۳۶۸ ج ۴ طبع مصر، ناسخ التواریخ مطبوعہ ایران ص ۴۶)

۱۰۔ آغانی شیعہ رقمطراز ہے کہ جب قیصرِ روم نے لاش نکال کر جلا دینے کی بات کہی تو یزیدؒ توہین آمیز الفاظ برداشت نہ کر سکا۔ فوراً رومیوں پر دھاوا بول دیا اور

فوج کو اِدھر اُدھر پھیر کر ایسا زبردست حملہ کیا کہ رومیوں کو شکست دے کر شہر کے اندر محصور کر دیا اور قسطنطنیہ کے دروازے کو لوہے کے گرز سے ضربیں لگائیں۔ ان ضربوں کی وجہ سے دروازہ جگہ جگہ سے پھٹ گیا۔ (آغانی ص۳۳ جلد ۱۶)

خلاصہ یہ کہ اول الجیش کی کمان یزید بن معاویہؓ کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس لشکر میں جلیل القدر اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

خلافت و جمہوریت

از قلم

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے!

ضخامت : ۲۸۸ صفحات

مجلد سنہری ڈائیدار ـــــــ قیمت ۳۸ روپے

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴

مسلم پرسنل لاء نمبر

مسلم پرسنل لاء کیا ہے؟ شرعاً اسکی کیا اہمیت ہے؟ عصرِ حاضر میں اسکی اہمیت میں کیوں اضافہ ہوا ہے؟ حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدام کر رہی ہے اور مسلمان اس سے کس طرح متأثر ہو رہے ہیں، مستقبل میں کیا اندیشے ہیں؟

اس موضوع پر اہلِ علم کے گرانقدر مقالات کیلئے پڑھیئے۔

ماہنامہ دار العلوم کا مسلم پرسنل لاء نمبر

جو مارچ ۸۶ء میں منظرِ عام پر آرہا ہے

ماہنامہ دار العلوم دیوبند، یوپی ـــــ انڈیا